احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعرات 3- جون 1999ء - 18 صفر 1420 ہجری- 3 احسان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 122

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے گناہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا-

(صحیح بخاری کتاب الشہادات باب شہادة الزور)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں- انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے- اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے- گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں- یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے- لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے' وہ شرک ہے- انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے' اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے- یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں-

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے- مثلاً بازو ہی اگر اتر جاوے یا ایک انگلی یا انگوٹھا ہی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاوے' تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے- یہ جسمانی نظارہ روحانی اور اخروی عالم کے لئے ایک زبردست دلیل ہے اور جہنم کے وجود پر ایک گواہ ہے- گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے' دور ہٹ جاوے- پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 56)

شرک سے بیزاری
کا اعلان عام

حضرت میاں ایوب احمد صاحب سگنیل خوشاب کی ایک اہم روایت:-

"میری والدہ صاحبہ چونکہ حضرت صاحب کے ساتھ حسن عقیدت بہت رکھتی ہیں ایک دفعہ حضور سے وداعی اجازت حاصل کر کے ان کے قدموں میں گر پڑیں یہ بات حضرت صاحب کو بہت ناگوار ہوئی' فرمایا

"توبہ میں تو عاجز انسان ہوں"

(اخبار بدر 9- نومبر 1911ء صفحہ 3)

گناہ کے ارتکاب سے بچنا ضروری ہے

(حضرت خلیفة المسیح الثانی)

حضرت مصلح موعود سورة البقرہ کی آیت 127 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں-

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ گناہ کوئی مفرد چیز نہیں بلکہ وہ ایک بیج کی طرح ہوتا ہے- جس طرح ایک بیج درخت پیدا کر دیتا ہے اور پھر اس سے آگے اور درخت پیدا ہو جاتے ہیں اسی طرح ہر گناہ اپنے ظہور کے بعد اور گناہ پیدا کرتا ہے- یہی حال نیکی کا ہے- ہر نیکی اپنے ظہور کے بعد اور نیکیاں پیدا کرتی ہے- خدا تعالیٰ کا رحیم ہونا نیکیوں کے بڑھانے پر دلالت کرتا ہے اور اس کا قہار ہونا بدیوں کے بڑھانے پر دلالت کرتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ انسان کو بدی پر مجبور کرتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ متواتر بدیوں کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو ایسے مقام پر پاتا ہے جس سے اگر وہ بچنا بھی چاہے تو نہیں بچ سکتا- پس اضطرہ میں انسان کو مایوس کرنا مراد نہیں بلکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو بدیوں سے بچ کر رہنا چاہئے- ورنہ اس پر ایسی حالت طاری ہو جائے گی کہ وہ بدیوں کی طرف کھنچا چلا جائے گا- اور اس کا پیچھے قدم ہٹانا مشکل ہو جائے گا- کیونکہ جب انسان کسی بدی میں پھنس جاتا ہے تو پھر اس کے لئے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے- پس اس میں کسی جبر کی طرف اشارہ نہیں بلکہ احتیاط کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے- چنانچہ آگے فرماتا ہے وبئس المصیر- اگر مجبور کرنا مراد ہوتا- تو بئس المصیر کہنے کا کوئی مطلب نہیں تھا- یہ الفاظ اس لئے لائے گئے ہیں کہ انسان کو توجہ دلائی جائے کہ اسے اس بارہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے- اور بدی کے ارتکاب سے بچنا چاہئے ورنہ اس کے اندر بدی کے لئے ایک اضطرار کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی- یہی حالت انسان کے دوسرے افعال میں بھی پائی جاتی ہے- چنانچہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ بھی بعض دفعہ عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں- جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پہلے انہوں نے کوئی حرکت چند بار کی اور پھر انہیں اس کی عادت پڑ گئی- اسی طرح نیکی اور بدی دونوں کی ابتداء انسان کے اپنے اختیار سے ہوتی ہے مگر انتہا اضطرار پر ہوتی ہے- اور چونکہ ابتداء انسان کے اختیار سے ہوتی ہے اس لئے اس کی انتہاء بھی اختیار کے تابع سمجھی جاتی ہے- مثلاً جس انسان کو نماز کی پرانی عادت ہو اسے نماز کا ثواب برابر ملتا چلا جاتا ہے- کیونکہ اس نے ارادہ سے اس کی ابتداء کی ہوتی ہے- یہی حال بدی کا ہوتا ہے- انسان اسے اپنے اختیار سے شروع کرتا ہے- لیکن آخر میں اضطرار تک حالت پہنچ جاتی ہے- اور پھر اگر وہ اس سے بچنا بھی چاہے تو بچ نہیں سکتا اور وہ اس بدی کا غلام بن جاتا ہے-

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 176)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر 25

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش پہلو

اجر کی خوشخبری

حضرت عبداللہؓ بن ثابت بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کا حال پوچھنے کے لئے گئے۔ مگر ان پر غشی طاری تھی حضورؐ نے آواز دی لیکن وہ بولے نہیں۔

حضورؐ سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت ہے۔ فرمایا افسوس اب تم پر ہمارا زور نہیں چلتا۔

یہ سن کر بعض عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو فرمایا موت کے بعد بین کرنا اور نوحہ کرنا منع ہے۔

ان کی ایک لڑکی نے کہا مجھے ان کی شہادت کی امید تھی کیونکہ انہوں نے جہاد کے لئے سب سامان تیار کر لیا تھا۔

حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجنائز باب فضل من مات فی الطاعون)

ذاتی مہمان بنایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض مظلوم صحابہؓ اور صحابیاتؓ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے جہاں کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا۔

ایک دفعہ نجاشی کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آیا تو حضورؐ نے اس وفد کو ذاتی مہمان بنایا صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی خدمت ہمارے سپرد کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا۔

ان لوگوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔

(شرح المواہب اللدنیہ زرقانی جلد نمبر 4 ص 266 دار المعرفہ بیروت - 1993ء)

ہم تمہارا عہد پورا کریں گے

حضرت حذیفہؓ بن الیمان کہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ میں جنگ بدر میں شامل نہ ہوتا اگر میں نہیں ہوا تو صرف اس وجہ سے کہ میں اور میرے والد حسیل مدینہ کے لئے نکلے لیکن کفار قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جا رہے ہو تو ہم نے انہیں کہا ہم تو صرف مدینہ جا رہے ہیں (حضور سے جا کر ملنا ہمارا مقصد نہیں) اس پر کفار قریش نے اللہ کا واسطہ دے کر ہم سے وعدہ لیا اور اس کے نام پر پختہ عہد ہم سے لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے لیکن حضور کے ساتھ شامل ہو کر جنگ نہیں کریں گے۔ جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ واپس چلے جاؤ اور ہمارے ساتھ شامل نہ ہو جو تم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا ان کے خلاف ہماری مدد کرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد)

سراپا محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضورؐ جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید یہ اس وقت کی بات ہے جب حضورؐ خیبر سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس پردہ کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری گڑیاں ہیں۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان میں ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان میں کیا نظر آرہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کر کے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمانؑ کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو حضورؐ بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ حضورؐ ہنسے تو دہن مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے حضورؐ کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔

(بخاری کتاب الادب باب اللعب بالبنات)

پا کے دکھ آرام دو

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضورؐ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ ایک ایسی چادر زیب تن کئے ہوئے تھے جس کا حاشیہ سخت اور کھردرا تھا۔ اتنے میں ایک بدو اس مجلس میں آیا سیدھا حضورؐ کی طرف بڑھا اور حضورؐ کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے اپنی طرف کھینچا اس قدر زور سے کھینچا کہ حضورؐ کے کاندھوں کے کنارہ پر اس چادر کے حاشیہ کے نشان پڑ گئے۔ پھر حضورؐ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمد میرے ان دو اونٹوں پر اللہ کے اس مال میں سے جو آپؐ کے پاس ہے کچھ میرے لئے لاد دیجئے کیونکہ جو کچھ مال آپ ان اونٹوں پر لدوائیں گے وہ نہ آپؐ کا ہے نہ آپؐ کے والد کا وہ تو صرف اللہ کا مال ہے۔ حضورؐ نے اس بدو کی بات کو سنا اور کچھ دیر کے لئے خاموش رہے پھر اس بدو سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ہاں یہ سب مال تو اللہ کا ہی مال ہے اور میں بھی تو اسی کا بندہ ہوں میرا تو سب کچھ اسی کا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے کہا کہ اے اعرابی جو کچھ تو نے اس وقت میرے ساتھ کیا ہے اس کا تو تجھ سے بدلہ لیا جانا چاہئے۔ اس پر بدو نے کہا نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا آخر کس لئے۔ تو بدو نے عرض کیا کہ حضورؐ آپ تو کبھی بھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ حضورؐ بدو کی یہ بات سن کر ہنس پڑے پھر حکم دیا کہ اس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں اور اس کو اس مال کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔

(شفا عیاض جلد اول ص 63)

وہ منخنی وجود بڑا باکمال تھا

وہ علم و آگہی میں فقید المثال تھا
قادر کا وہ غلام بڑا خوش خصال تھا

جاں نذر کر کے اس نے ثبوتِ وفا دیا
وہ منخنی وجود بڑا باکمال تھا

اس کا وجود باعثِ ترویجِ علم و فن
وہ معدنِ علوم تھا شیریں مقال تھا

یہ خون رائیگاں تو کبھی بھی نہ جائے گا
جس کا مسیحِ پاک سے اک اتّصال تھا

لاریب یہ ہے خون مبشّر وجود کا
جو سبطِ میرزا تھا مسیحا کی آل تھا

ہائے کلیجہ کیوں نہ پھٹا اس زمین کا
جس پر گرا ہوا یہ مسیحا کا لال تھا

راضی رہے خدا کی رضا پر مگر نسیمؔ
ہر دل میں ایک درد تھا رخ پر ملال تھا

میاں نسیم احمد طاہر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی خاطر جو قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے

بچوں کی تربیت کے لئے قناعت لازم ہے

قناعت کے مختلف معانی اور قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے احباب جماعت کو قناعت اختیار کرنے کے متعلق نہایت اہم نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ جرمنی سے خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی بتاریخ 22- اگست 1998ء بمطابق 22- ظہور 1377 ہجری شمسی بمقام مئی (Mai) مارکیٹ منہائم (Mannheim) جرمنی

قسط دوم آخر

اور جو اللہ کی خاطر قناعت کرتا ہے۔ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے کہ ان کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور قناعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بہت رزق میں کشائش عطا فرماتا ہے۔ پس غریب بچوں کو اپنے غریبانہ گھر پر راضی ہو جانا چاہئے۔ اور یہ سوچ کر سکون حاصل کرنا چاہئے کہ میرے اللہ نے دیا ہے۔ اگر یہ نہیں سوچیں گے تو ان کو قناعت نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔ جب اللہ پر نظر ہو اور اللہ سے پیار ہو' اور یہ پیار آپ نے پیدا کرنا ہے' یہ نظر ماؤں نے بچوں کو عطا کرنی ہے' اس صورت میں ان کو اور سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ہمیشہ اپنے گھر ہی کو اپنا آخری مسکن بناتے ہوئے بڑے ہوں گے اور جو بھی ماحول میسر ہو اس پہ قناعت کریں گے۔ ایک فرق ہے اس قناعت میں اور باہر کی چیزوں میں آرام ڈھونڈنے میں۔ جو گھر کی قناعت ہے اس میں بہت سی ایسی چیزیں ملتی ہیں جو باہر مل سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ گھر کی قناعت میں سچی محبت ملتی ہے۔ اس محبت کو دنیا بھر میں ڈھونڈتے پھریں وہ سچی محبت نہیں مل سکتی کیونکہ وہ محبت جو ان کو نظر آتی ہے وہ لوگوں کی خود غرضی کی محبت ہوتی ہے۔ وہ چند دن اپنے مزے لوٹنے کی خاطر محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر گھر میں جو مائیں محبت کرتی ہیں یا جو باپ محبت کرتے ہیں وہ تو کسی خود غرضی کے لئے نہیں کرتے وہ ایک طبعی رحم ہے جو اللہ نے ان کی فطرت میں ڈال رکھا ہے اور یہ چیز ان کو باہر میسر نہیں آسکتی۔ پس قناعت کی تعلیم دیتے وقت یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ یہ کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو تم سے تمہارے حق چھین رہی ہے۔ تمہیں رہنے کے سلیقے سکھا رہی ہے۔ بہت کچھ جو تمہیں باہر نصیب نہیں ہو سکتا وہ گھروں میں نصیب ہے۔ نظر تو ڈال کے دیکھو' کبھی غور تو کرو' فکر تو کرو۔

اس پہلو سے آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی آپس میں محبت کا بھی خیال رکھیں اور بہت سی مائیں میں نے دیکھی ہیں جو خیال رکھتی ہیں اور مجھے ان کا' ان کے بچوں کا طرز عمل دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے اور تسکین ملتی ہے۔ میں مثلاً بچوں کو ان کی تربیت کی خاطر چاکلیٹ دیا کرتا ہوں جب وہ ملتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا ہے کہ بعض بچے فوراً اپنا چاکلیٹ جو دو ان کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک اپنے بھائی کو دے دیتے ہیں یا اپنی بہن کو دے دیتے ہیں۔ پیچھے رہ جاتے ہیں تا کہ ان کو بھی وہ دے دیں۔ ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ تمہارے لئے اور ہے ان کے لئے اور ہے فکر نہ کرو۔ اور بعض بچے جو قناعت سے عاری ہوں وہ جس بچے کے ہاتھ میں' اپنے بہن یا بھائی کے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھتے ہیں' لپکتے ہیں اس کی طرف اور زبردستی چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ بمشکل مجھے ان کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے کہ صبر کرو تمہیں بھی ملے گا۔ لیکن اس وقت تک منہ بسورے رہتے ہیں اور ماتھے پر بل پڑے رہتے ہیں جب تک ہاتھ میں نہ آجائے۔ یہ قناعت کے خلاف ہے۔

تو قناعت کا مضمون تو آپ غور کریں تو ساری زندگی پر پھیلا پڑا ہے۔ یہ ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن قرآن سے سیکھیں کہ قناعت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سمجھیں کہ قناعت کس کو کہتے ہیں۔ اس ضمن میں اب میں چند حدیثیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو مضمون کی تفصیل بیان کر چکا ہوں اس کی تائید میں اس کو' اس مضمون کو تقویت دینے کے لئے میں بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور وہ احادیث ایسی ہیں ان کو سمجھانا بھی پڑے گا ورنہ بعض لوگ ان سے غلط نتیجہ بھی نکال سکتے ہیں۔

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے دربدر پھرتا ہے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے۔ یہ قناعت کی تعریف ہے۔ جو لفظ مسکین کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ اب جب میں نے بعض علماء سے کہا کہ قناعت کے متعلق حدیثیں ڈھونڈیں تو کوئی بھی نہیں پیش کر سکے حالانکہ آپ کو بھی میں سمجھا رہا ہوں جب کسی مضمون کی تلاش ہو تو مضمون پر نظر رکھیں' لفظوں پر نظر نہ رکھیں۔ وہ مضمون تو لازماً آپ کو قرآن میں بھی ملے گا اور احادیث میں بھی ملے گا تو اگر میں نے لفظ مسکین کہا ہوتا تو فوراً یہ حدیثیں میرے سامنے رکھ دیتے۔ مگر میں نے قناعت کا کہا تھا تو چونکہ دماغ میں لفظ ق.ن.ع رہا اس لئے یہ حدیث نظر میں نہ آئی۔ لیکن سمجھانے کے بعد فوراً پھر انہوں نے میری مدد کی اور ایسی تمام حدیثیں میرے سامنے رکھیں دیں۔ فرمایا بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے وہ اس پر صدقہ وخیرات کرے اور ضرورتمند ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ لا یسألون الناس الحافا) یعنی وہی روایت جو میں نے اصحاب صفہ کے متعلق بیان کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ وہی مضمون خود بیان فرما رہے ہیں کہ قانع وہ ہے کہ غربت کی وجہ سے جو اپنا حیا کا پردہ نہ اٹھنے دے اور مسکینوں کی سی زندگی بسر کرے۔ لیکن جو کمائے اس میں سے بھی غیر پر خرچ کرے اور پھر جو بچ رہتا ہے اس پر قانع ہو جائے۔ یہ قناعت کی نہایت اعلیٰ تعریف ہے جس سے آپ کو اپنے بچوں اور بچیوں کو آگاہ کرنا ہو گا اور قناعت کا مضمون جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ اس کا دنیا سے بھی تعلق ہے' آخرت سے بھی تعلق ہے۔

ایک حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ (رسالہ قشیریہ باب القناعۃ ص21) اب قناعت میں بظاہر غربت ہے۔ اور آنحضور فرما رہے ہیں یہ نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جس کو قناعت نصیب ہو جائے اس کو سب کچھ نصیب ہو گیا۔ اور یہ قناعت ہے جو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ بھی بن جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول(-) کی ایک روایت بیان کی تھی جو میں اکثر کیا کرتا ہوں۔ لیکن اس مضمون میں دوبارہ وہ یاد آرہی ہے۔ اس لئے میں پھر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

خلافت سے پہلے جب جموں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول طبیب ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک راستے سے گزرتے تھے جہاں ایک ننگا فقیر صرف لنگوٹی پہنے ہوئے بھوکا' راکھ بدن پہ ملی ہوئی وہ بیٹھا رہتا تھا اور اس کا چہرہ ہمیشہ غم سے آلودہ اور اس طرح اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا جیسے اسے اپنی غربت پہ بہت غم ہے۔ مگر مانگتا پھر بھی نہیں تھا۔ اس کا حال دیکھ کر جو چاہے اس کے دامن میں کچھ ڈال جائے۔ اسی طرح وہ بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول(-) کی روایت کے مطابق جب اس کے پاس سے گزرے تو وہ خوشی سے اچھل رہا تھا' چھلانگیں مار رہا تھا۔ آپ حیران رہ گئے کہ کل تک تو اس کا کچھ اور حال تھا۔ آج یہ چھلانگیں مار رہا ہے کیا ہوا ہے تمہیں' کیا خزانہ مل گیا ہے۔ اس نے پنجابی میں کہا جس کی کوئی خواہش نہ رہے اس کو سب خزانے مل گئے' اس کی ساری خواہشیں پوری ہو گئیں۔ اب دیکھو کتنا گہرا مضمون ہے جو اس فقیر نے قناعت کا بیان فرمایا۔ اور یہ اسی کی تفسیر ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جب حرص مر جائے تو جو کچھ بھی ہے انسان اس پر خوش ہو گا اور اگر خیال ہو کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اور بھی زیادہ خوش ہو گا۔ تو اس فقیر کی چھلانگیں بے معنی چھلانگیں نہیں تھیں۔ ایک گہرا حکمت کا راز اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جو اس کی پہلی قناعت کے نتیجے میں تھا۔ پس یہ وہ باتیں ہیں جن کو آپ کو اپنی اولاد کو سمجھانا ہے ورنہ وہ کہیں گے ہم کیسے قناعت کریں غریب سی زندگی ہے اور برا حال ہے لیکن حرصوں کو کم کرنا ضروری ہے۔ اور جب انسان اللہ پر نظر ڈالے تو پھر حرصیں کم ہو سکتی ہیں۔ پھر تمنائیں آہستہ آہستہ کم ہو سکتی ہیں۔ اس سے جو زندگی سکون کی مل سکتی ہے اس کی کوئی مثال نہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ قناعت نصیب تھی۔ حضرت مسیح موعود(-) کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ سچی قناعت نصیب تھی۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی جو روایت اکثر بیان ہوتی رہتی ہے میں مختصراً اس کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ بھی قناعت ہی کا مضمون ہے اور قناعت کے نتیجے میں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے اس کی حقیقی مثال ہے۔ یعنی کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے عملاً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے یہ دکھا دیا کہ واقعتہً قناعت کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ کے چہرے سے بھی بھوک کا اندازہ اگر کسی کو ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کو ہوا تھا۔ کیونکہ آپ ؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعرفھم بسیمٰھم اگر کوئی شخص ہے جو ان فقر کے چھپانے والوں کے چہروں سے بھوک پڑھ سکتا ہے وہ صرف تو ہے جو لمبی روایت ہے اس میں ابو ہریرہ ؓ کے فقر کا احساس کر کے' ان کی بھوک کا احساس کر کے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا "ابو ہریرہ ؓ تم بھوکے ہو' مجھے کہیں سے دودھ آیا ہے۔ آؤ تمہیں بھی اس دودھ میں شریک کروں۔ ابو ہریرہ بہت خوش ہوئے کہ ایک پیالہ دودھ کا ہے۔ میں غٹ غٹ پیوں گا اور بہت حد تک میری بھوک مٹ جائے گی۔ مگر اس حدیث کا یہ دوسرا پہلو قناعت والا پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آنحضور ﷺ نے ابو ہریرہ ؓ کو قناعت کا گر بھی سکھانا تھا۔ چنانچہ آپ ؐ نے فرمایا کہ جاؤ اعلان کرو اور کچھ بھوکے ہیں تو ان کو بھی اکٹھا کر لاؤ۔ اب حضرت ابو ہریرہ ؓ کے دل کا کیا حال ہو گا۔ سخت بھوکے کئی دن کے بھوکے' بھوک سے غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ ایک پیالہ دودھ کا آیا اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں باقیوں کو بھی بلا لاؤ لیکن آپ غور کریں تو مطلب یہ تھا کہ جتنا تمہیں ملے اسی پر قناعت کرو اور جب بھوک کی شدت ستا رہی ہو اس وقت کم پر قناعت کرنا یہ قناعت ہے۔ لیکن یہ سمجھانا بھی مقصود تھا کہ خدا کی خاطر جو قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے۔ وہ قناعت کے نتیجے میں کسی رزق سے محروم نہیں رہتے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ایسا ہی کیا۔ آواز دی اور کوئی بھوکا ہے تو آجائے اور چند بھوکے چھ سات اور اکٹھے ہو گئے۔ اس وقت آنحضور ﷺ نے ابو ہریرہ ؓ کو اپنے بائیں طرف بٹھایا۔ اس لئے بائیں طرف بٹھایا کہ آپ ؐ دائیں طرف سے شروع کیا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کو قناعت کا مضمون اچھی طرح سمجھانا تھا۔ یہ بھی سمجھانا تھا کہ تم دیکھنا میرے خدا کا مجھ سے کیا سلوک ہے' قناعت کا خزانہ ختم نہیں ہوتا' یہ اس حدیث کی تشریح میں کر رہا ہوں۔ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ دائیں طرف جو بیٹھا تھا اس نے دودھ کے پیالے کو منہ سے لگایا اور پینا شروع کیا۔ مجھے خیال آیا کہ بڑا پیالہ ہے شاید کچھ بچ بھی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اور پیؤ جو پی رہا تھا۔ فرمایا اور بھی پیؤ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اندر سے میری تو جان ہی نکل رہی تھی۔ اب تو میرے لئے سوال ہی نہیں رہا کہ میرے لئے بچ سکے۔ لیکن اس نے پورا پیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں منہ تک بھر گیا ہوں۔ پھر آپ ؐ نے وہی پیالہ دوسرے کو دیا پھر تیسرے کو دیا پھر چوتھے کو دیا دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا۔ آخر پر ابو ہریرہ کی باری آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے پیار سے مسکراتے ہوئے دیکھا ابو ہریرہ! اب تم پیؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پیا' پھر پیا' پھر پیا' میری بھوک کلیتاً ختم ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ اصرار فرما رہے تھے اور بھی پیؤ' اور بھی پیؤ۔ کہتے ہیں میں نے آخر عرض کیا یا رسول ؐ اللہ! اب تو میں نے اور پیا تو دودھ میرے ناخنوں سے پھوٹ پڑے گا۔ اتنا بھر چکا ہوں دودھ سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس پیالے کو اپنے منہ سے لگایا۔ سب سے بڑا قانع محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان سے بڑھ کر دنیا میں کبھی کوئی قانع پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ حدیث اس بات کو کھول کر بیان کر رہی ہے۔ اور یہ بھی بتا رہی ہے کہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے' یہ حقیقت ہے۔ قناعت کے نتیجے میں اگر سچی قناعت ہو تو اللہ تعالیٰ رزق میں اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ تھوڑا بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔

یہ واقعات حضرت مسیح موعود(-) کی زندگی میں ہم نے دیکھے۔ یعنی ان (رفقاء) نے دیکھے جنہوں نے قناعت کی اور بعینہ اسی قسم کی باتیں بارہا پیش ہوئیں' بارہا ظاہر ہوئیں۔ تو یہ کوئی پرانی تاریخ کے قصے نہیں ہیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود(-) کے ذریعے یہ تاریخ دہرائی جا چکی ہے۔ پس آپ بھی اسی تاریخ کو دہرائیں گی تو آپ کو نہ ختم ہونے والا رزق عطا کیا جائے گا اور اپنے بچوں' اپنی بچیوں کو ان معنوں میں قناعت کا مضمون سکھائیں' آنحضرت ﷺ کے حوالے سے سکھائیں۔

اب ایک اور مضمون اسی سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ ایک کافر آنحضرت ﷺ کا مہمان ہوا۔ حضور نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا۔ وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اندازہ کریں کہ کیسا بھوکا تھا۔ اس کو قناعت کا پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ کافر کو قناعت کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہی دنیا کی زندگی اس کی لذت ہے۔ سب کچھ یہی ہے۔ جتنا کھا پی سکے وہ کھا پی لیتا ہے۔ اس کے ساتھ آنحضور ؐ نے جو حسن سلوک فرمایا اور جو باتیں فرمائیں اس کے نتیجے میں دوسرے دن ہی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضور ؐ نے اس کے واسطے پھر ایک بکری کا دودھ نکلوایا وہ اس نے پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا وہ سارا نہ پی سکا۔ آپ ؐ نے فرمایا یعنی اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے مومنوں کو دکھانے کے لئے یہ کیا کہ جب تک یہ کافر تھا یہ سات انتڑیوں میں پیتا تھا۔ یعنی سات گنا غذا تھی اس کی۔ اور مومن ہوا تو ایک ہی رات میں اس کو خدا تعالیٰ نے قناعت کے گر سکھا دیئے۔ اور اب دو بکریوں کا پورا دودھ بھی ختم نہیں کر سکا۔ (ترمذی ابواب الاطعمہ باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

حضرت عکراش ؓ کی ایک روایت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں کئی باتیں سمجھنے والی ہیں۔ حضرت عکراش ؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینے حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت حضور ؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضور ؐ نے میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے۔ اور ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے ثرید کا پیالہ بنایا ہوا تھا۔ ثرید ایک ایسی غذا ہے۔ جسے اس زمانے میں جن کو نرم آٹا نصیب نہ ہو وہ بھی شوق سے کھا سکتے تھے' بے دانت کے آدمی بھی کھا سکتا ہے۔ کیونکہ گندم کے دانے جو موٹی چکی میں پیسے جائیں ان کو جب شوربے میں دیر تک بھگو کے رکھا جائے تو بالکل نرم ہو جاتے ہیں۔ پس آنحضور ﷺ ثرید بہت پسند فرماتے تھے۔ کیونکہ خصوصاً جنگ احد میں جب دانت شہید ہو گئے اس کے بعد آپؐ کا موٹی کھردری روٹی کھانا مشکل تھا۔ اس لئے ثرید پسند فرماتے تھے۔ ام سلمہ نے اس میں بوٹیاں بھی بہت ڈالی ہوئی تھیں۔ وہ ثرید رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا تھا کبھی ادھر مارتا تھا۔ یعنی اسی پیالے میں رسول ﷺ نے عکراش کے ساتھ کھانا کھایا۔ وہ کہتے ہیںؓ میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے' حرص نہ کرو۔ جو سامنے سے ہے اسی سے کھاؤ۔ پھر کہتے ہیں ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجور اور ڈو کے وغیرہ تھے۔ تو میں سامنے سے کھانے لگا۔ اب یہ دیکھیں کیسا لطیف مضمون ہے جو رسول اللہ ﷺ کی حکمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا کیا۔ آنحضور ﷺ کبھی ادھر سے چنتے تھے اور کبھی ادھر سے چنتے تھے اور اپنی مرضی کی نرم کھجوریں اور پسندیدہ کھجوریں چن چن کر کھانے لگے۔ عکراشؓ اب حیرت سے دیکھ رہے تھے ابھی تو مجھے روکا تھا کہ سامنے سے کھانا ہے ادھر ادھر ہاتھ نہ مارو' اب ہر طرف ہاتھ مار رہے ہیں اور کھجوریں چن رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو پہچان گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجور مختلف قسموں سے ہیں اور وہ جو کھانا میں نے کہا تھا ثرید' وہ ایک ہی قسم کا تھا' اس میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ خواہ مخواہ دوسری جگہ ہاتھ نہ مارو۔ اور جو دوسرا کھانے والا ہے اس کو بھی چین سے کھانے دو۔ لیکن کھجوروں میں چونکہ تقسیم ہے' فرق ہے۔ اس لئے اس فرق کے مطابق اور اپنے مزاج کے مطابق چننی چاہئیں۔ یہ بدتمیزی نہیں ہے بلکہ یہ بے تکلفی کا ایک صحیح انداز ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں ادنیٰ بھی تکلف نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا' اس سے اپنا ہاتھ دھویا۔ گیلا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرا۔ اور اس طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز جو ہو اس کے ساتھ ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ (ترمذی ابواب الاطعمہ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام) جس کا مطلب یہ ہے کہ عام پھل یا کھجوریں وغیرہ اگر ہاتھ گندے نہ ہوں یعنی ان سے چپچپے نہ ہوں تو اس کھانے سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگ چمچے سے کھانا اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آگ پر پکا ہوا کھانا جو ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق تھا کہ اس پر منہ کو صاف کرنا چاہئے۔ اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔

بعض دفعہ آنحضور ﷺ قناعت کا ایک اور مضمون بھی لوگوں کو سمجھایا کرتے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کو نہیں دیتے تھے وہ قناعت کریں۔ اور آپؐ کا نہ دینا محبت کے نتیجے میں ہوا کرتا تھا۔ اس لئے اپنے بچوں کو یہ مضمون بھی ضرور سکھائیں۔ بعض دفعہ آپ ان کو نہیں دیتیں تو ان کی محبت کی وجہ سے نہیں دیتیں۔

عمرو بن تغلبؓ کے متعلق یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر مال غنیمت تقسیم کئے اور بکثرت لوگوں کو دیئے اور مجھے کچھ نہیں دیا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ رسول اللہ ﷺ کو شاید مجھ سے پیار نہیں ہے۔ باقیوں سے پیار ہے۔ ان کو دے دیا اور مجھے نہیں دیا۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا سنو! میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ مجھے تم سے پیار ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تمہیں بھی مجھ سے پیار ہے۔ تم میرے نہ دینے پر بھی راضی رہو گے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو مجھے تم سے محبت ہوتی ہے وہ تمہارے لئے بہت کافی ہو گی۔ وہ راوی بیان کرتے ہیں کہ ساری زندگی مجھے کبھی کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آنحضرت ﷺ کے اس موقعہ پر نہ دینے کے نتیجے میں ہوئی۔ کیونکہ یہ نہ دینا محبت کے نتیجہ میں تھا۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد) **پس اپنے بچوں کی تربیت میں اس بات کو بھی داخل کریں کہ آپ کا ان کو کچھ نہ دینا اگر ان کی محبت کی وجہ سے ہے اور ان کو یہ احساس ہو تو پھر وہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ کبھی بھی آپ سے ناراض نہیں ہوں گے۔**

اب آخر پر میں ایک چھوٹا سا واقعہ حضرت مسیح موعود (-) کا آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی قناعت کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع پر اپنے والد کو جو چاہتے تھے کہ دنیا کی ملازمت کریں اور کمائیں اور اچھی طرح زندگی بسر کریں۔ آپ نے اپنے والد کی خدمت میں عرض کی۔ میں کوئی نوکری نہیں کرنا چاہتا۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا دیا کرو۔ اور روٹی جیسی بھی ہو بھیج دیا کرو میرے لئے بہت کافی ہے۔ (حیاۃ النبی اول نمبر دوم ص 185)

- ساری عمر کے لئے اپنے لئے اس بات پر راضی ہو گئے کہ میں دین کے کام کروں اور دنیا کمانے سے مستغنی ہو جاؤں اور تمام عمر کے لئے اس بات پر راضی ہو گئے کہ دو روٹیاں مل جائیں یا ایک روٹی مل جائے اور کھدر کے دو جوڑے میرے لئے یہ بہت کافی ہے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی زندگیوں میں اس قناعت کو اختیار کریں گی جس کو قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اور جس کے پاک نمونے آنحضرت ﷺ نے دکھائے اور جن کا یہ نمونہ حضرت مسیح موعود (-) نے بھی دکھایا کہ والد کی زندگی کی اتنی تمنا تھی کہ جس دن الہام ہوا کہ رات کو کچھ ہونے والا ہے آپ کو شدید غم لگ گیا۔ اور چاہتے تھے کہ گویا وہ کبھی بھی نہ فوت ہوں میری زندگی میں۔ ساری زندگی کے لئے یہ قناعت کا نمونہ ہے۔ اس بات پر راضی تھے کہ کھدر کے دو جوڑوں میں گزارہ کریں۔ جو کچھ مل جائے' گھر سے آجائے بس وہی کافی ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری خواتین' احمدی خواتین آج کی دنیا میں اس مضمون کو زندہ کریں گی۔ اپنے اعمال سے اور اپنے بچوں کی تربیت کے ذریعے۔ اگر آپ ایسا کر سکیں تو آئندہ صدیوں کی تربیت کا سہرا آپ کے سر رہے گا۔ اور وہ جو بھی نیکیاں اس وجہ سے اختیار کریں گے کہ آپ نے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی تھی اور انہوں نے یہ پیغام آگے پہنچایا تھا اس کا ثواب آپ کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔ اور یہ قناعت کی آخری بات ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ **قناعت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کا انعام آپ کے مرنے کے بعد بھی آئندہ نسلوں تک آپ کو پہنچتا رہے گا اور یہ بھی ان معنوں میں بھی قناعت کا لفظ ہے کہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔** اللہ تعالیٰ ہماری احمدی خواتین کو یہ توفیق عطا فرمائے اور احمدی بچیوں کو بھی وہ مضمون براہ راست سن کر اچھی طرح سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد چونکہ مجھے دوسرے خطابات بھی کرنے ہیں اور مردوں میں بھی اب جانا ہے' وہاں نماز اور پھر نماز کے بعد ایک نکاح بھی ہو گا۔ اور نماز سے پہلے بچوں کی ایک مارچ پاسٹ بھی رکھی ہوئی ہے۔ مجھے تو اس قسم کی مارچ پاسٹیں پسند نہیں کہ بچے باقاعدہ سلیوٹ کرتے ہوئے گزر رہے ہوں وقف نو کے بچے' لیکن امیر صاحب کا دل چاہ رہا تھا یہ ہو تو میں نے کہا امیر صاحب کی خواہش کو رد کر دوں تو اچھی بات نہیں تو اس لئے یہ بات میں نے منظور کر لی ہے کہ ابھی جاؤں گا کچھ دیر تک اور ایک بجے میرا وہاں پہنچنا بیان کیا گیا ہے کہ ضروری ہو گا یا کافی ہو جائے گا۔ نماز سے پہلے مارچ پاسٹ ہو جائے گی۔ اور نماز کے بعد ایک نکاح کا اعلان ہو گا۔ وہ نکاح افسر صاحب جلسہ کی بچی کا ہے۔ میں نے منع کیا ہوا تھا کہ جلسوں پر اب نکاح نہ کئے جایا کریں۔ یہ ایک قسم کا دکھاوے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اور آئندہ سے جلسوں پر نکاحوں کو روک دیا گیا۔ مگر چونکہ افسر صاحب جلسہ کا ایک خاص حق ہے کہ جلسے کا سارا انتظام کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے خواہش کی تھی کہ اس دفعہ میری بچی کے نکاح میں شامل ہو جائیں اور سارے اہل جلسہ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ تو میں نے اس دفعہ ان کی یہ درخواست منظور کر لی ہے۔ آئندہ کے لئے نہیں۔ ایک دفعہ اور صرف افسر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں صاحب

سچائی کی راہ پر

انصاف پر مبنی قوانین کی بالادستی ہی معاشرہ میں قیام امن کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ عرف عام میں قانون کی حقیقی روح سے مراد محب وطن اور پرامن شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کو قائم اور برقرار رکھنا ہے اور قانون شکن عناصر اور شرپسندوں کی حوصلہ شکنی اور سرکوبی کرنا ہے۔ ایسا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب قانون و انصاف کے تقاضوں کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے اور کسی صورت میں بھی قانون کو مجرم بننے نہ دیا جائے۔ قانون اس وقت مجرم بنتا ہے۔ جب ریاستی یا غیر ریاستی جبر و دباؤ' لالچ اور ذاتی مفاد آڑے آتا ہے۔

ایسی صورت میں قیام امن اور استحکام انصاف کی تمام کوششیں رائیگاں اور اکارت جاتی ہیں۔ معاشرہ درندگی اور وحشت کی بھیانک تصویر بن جاتا ہے۔ قانون کا احترام ختم ہو جاتا ہے۔ انصاف کا خون ہونے لگتا ہے۔ اور اخلاقی' دینی اور قانونی قدریں اپنی عظمت کھو بیٹھتی ہیں۔ بے گناہ شہری جور و ستم کا تختہ مشق بننے لگتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قانون کو مجرم نہ بننے دیا جائے بلکہ وہ زندگیوں' اموال اور ناموس کا محافظ ہو۔ وہ انصاف پسند جج جو قانون و انصاف کی بالادستی میں راستی کو اپناتے ہیں۔ حق کی تائید کرتے ہیں۔ وہ دائمی عزت پاتے ہیں' انسانوں کی زبانوں پر ان کا ذکر خیر جاری رہتا ہے۔ تاریخ ان کے نام کو محفوظ کر لیتی ہے۔ اور وہ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ایسے بااصول منصفوں کو تاریخ نہیں بناتی وہ بلکہ خود تاریخ بناتے ہیں۔ وہ قانون کی تاریخ میں عہد ساز ہوتے ہیں۔ قانون ان پر فخر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ انصاف پسندی کا زیور ہیں۔

جب خاکسار قانونی حقیقت پسندی پر غور و فکر کر رہا تھا تو پردہ ذہن پر ایک ایسے جج کی تصویر ابھری جس نے انصاف کی راہ میں مذہب' دوستی' سفارش اور کسی بھی تعلق اور رشتہ کو حائل نہ ہونے دیا۔ اسے چین نہ آیا جب تک اس نے حقیقت کو پا نہ لیا۔ وہ سو نہ سکا جب تک بے گناہی کا ثبوت پا نہ سکا۔ اس کے خیالات کا محور۔ اس کی سوچوں کا مرکز' اس کے فکروں کا زاویہ اور اس کی فراست کا نقطہ مقدمہ کی اصلیت کا کھوج لگانا اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا تھا۔ وہ اپنی حسن نیت نیک ارادے کے سبب حق کو پا گیا اور اپنی مراد کو پہنچ گیا کہ کہیں کوئی بے گناہ شخص اس کی فکری لغزش سے تختہ دار پر نہ چڑھ جائے۔ یہ انصاف پسند جج کیپٹن ڈگلس تھا۔ 1897ء کا سال تھا۔ وہ گورداسپور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھا۔ اقدام قتل کا ایک مقدمہ اس کی عدالت میں دائر ہوا۔ مستغیث نامور پادری اور حکومت میں بارسوخ شخص تھا یعنی پادری مارٹن کلارک۔ یہ کیپٹن ڈگلس کا ہم مذہب بھی تھا۔ اور یہ اقدام قتل کا کیس حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔ تین قوموں کے نمائندے اس کیس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے کہ جرم ثابت ہو جائے۔ مدعی پادری۔ وکیل آریہ سماج کا ممبر مفت کیس لڑنے پر رضامند۔ گواہ مولوی محمد حسین بٹالوی' ایک مسلمان لڑکے حمید نامی کو اقبالی مجرم بنا کر عدالت میں پیش کر دیا۔

کیپٹن ڈگلس پر حقیقت دوران مقدمہ آشکار ہو گئی۔ وہ سچ پا گیا۔ اور حضرت مرزا صاحب کو بلاخوف و خطر مقدمہ سے باعزت طور پر بری کر دیا۔

اس نے حق کے مطابق فیصلہ کیا۔ اس لئے دائمی شہرت پا گیا۔ جب بھی اس کا نام زبانوں پر آئے گا نہایت عزت و احترام سے اس کا ذکر ہو گا۔

لیکن اس کے برعکس جو لوگ قانون کو اپنے تعصب' ذاتی مفاد' لالچ' نفسانی اغراض' دباؤ' اور دوستی کی نذر کر دیتے ہیں۔ اور قانون کو مجرم بننے میں مدد دیتے ہیں۔ وہ بالآخر بدانجام کو پہنچتے ہیں۔ وہ مجرم قانون ان کو سوئے دار لے جاتا ہے۔ وہ دیدہ عبرت بن جاتے ہیں۔ یہ سوچتے ہوئے ایک اور منظر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

1899ء کا سال تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے خلاف ایک درخواست دی کہ مجھے مرزا صاحب سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حفظ امن کی ضمانت لی جائے یا انہیں آزادی سے محروم کر کے زندان حراست میں ڈالا جائے۔ اس کارروائی میں ایس ایچ او پیش پیش تھا۔ وہ حضرت مرزا صاحب کا سخت مخالف اور معاند تھا۔ اس نے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے آپ کے خلاف سرکاری کارروائی کو معاندانہ طریق پر آگے بڑھایا۔ اپنی حرکتوں پر وہ اس قدر نازاں تھا کہ اس نے کہنا شروع کر دیا "آج تک تو مرزا بچ جاتا رہا ہے۔ لیکن اب وہ میرے ہاتھ دیکھے گا" حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو جب ان باتوں کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔ "وہ کیا سمجھتا ہے؟ اس کا اپنا ہاتھ کاٹا جائے گا"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قانون کو مجرم بنانے کی کاوش کرنے والے نشانہ عبرت بن گئے۔ اسی طرح 1903ء میں ایک مقدمہ مولوی کرم دین بھین نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کے تحت جہلم میں دائر کیا۔ بعدہٗ اس کی کارروائی گورداسپور میں شروع ہوئی۔ دو سال مقدمہ چلتا رہا۔ مجسٹریٹ قریب قریب کی تاریخیں ڈالتا رہا۔ ہندو مجسٹریٹ کے سپرد مقدمہ رہا۔ ہندو مجسٹریٹ کو آپ کے خلاف اکساتے رہے کہ مرزا صاحب لیکھرام کے قاتل ہیں۔ قومی بدلہ چکانے کا عمدہ موقعہ ہے۔ شکار بچ کر نہ جانے پائے۔

جب یہ مخالفانہ کارروائی کی باتیں حضرت مسیح موعود نے سنیں۔ آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے طبیعت خراب تھی فوراً جوش کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ جوش سے فرمایا "کیا یہ لوگ مجھے اپنا شکار سمجھتے ہیں۔ میں شکار نہیں ہوں۔ میں تو خدا کا شیر ہوں۔ اور خدا کے شیر پر کوئی ہاتھ ڈال کر تو دیکھے"۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا۔ "میں کیا کروں میں نے خدا سے کئی دفعہ عرض کیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھوں میں لوہے کے کڑے پہننے کے لئے تیار ہوں۔ مگر وہ مجھے بار بار یہی کہتا ہے کہ نہیں۔ نہیں میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ میں تیری حفاظت میں کھڑا ہوں۔ اور کوئی شخص تجھ پر ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔

خدا تعالیٰ کے مامور کی بات پوری ہوئی اور خدا کے شیر پر زندگی بھر کوئی ہاتھ ڈال نہ سکا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32136 میں Asep Burhanuddin ولد مکرم Toha پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت 1987ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1997-9-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ٹیپ ریکارڈر مالیتی۔/65000 روپے۔ 2۔ کیلکو لیٹر مالیتی۔/30000 روپے۔ 3۔ گھڑی مالیتی۔/40000 روپے۔ 4۔ کتب وغیرہ مالیتی۔/120000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/255000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Asep Burhanuddin ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 رحمٰن حکیم انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 عبدالغفور انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32137 میں Odah Saodah زوجہ مکرم H.Apandi پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ دو Areas دھان کے کھیت مالیتی۔/15000000 روپے۔ 2- Eight of Farming Areas مالیتی۔/40000000 روپے۔ 3۔ One Pond مالیتی۔/10000000 روپے۔ 4۔ اور ایک مکان مالیتی۔/45000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Odah Saodah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H.Didi Kantadireja انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 H.Apandi انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر3 Ny.O.Ratnaningsih انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32138 میں محمودہ بیگم زوجہ مکرم عبدالحمید ایوب صاحب پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع انڈونیشیا مالیتی۔/100000000 روپے۔ 2۔ اور حق مہر۔/35000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/100035000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

جلسہ کی ہو گی۔ باقی آئندہ کسی کو افسر جلسہ بننے کی توفیق ملی تو دیکھی جائے گی۔ اس وقت تو آج یہ نکاح ان کی بچی کا پڑھا جائے گا۔ اور میں بھی اس میں شامل ہوں گا۔ اس کے ساتھ اب میں خاموش دعا کرواتا ہوں' میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 16۔ اپریل' 23۔ اپریل 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

امتحانات خدام

قائدین متوجہ ہوں

○ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سالانہ مرکزی امتحان 4- جون 99ء کو منعقد ہو رہا ہے- اس کے لئے پرچے تمام قائدین اضلاع کو بھجوا دیئے گئے ہیں- تاکہ وہ اپنی مجالس میں تقسیم کردیں- تمام قائدین سے گذارش ہے کہ وہ حسب پروگرام 4- جون کو یہ پرچے حل کروائیں-

اگر کسی وجہ سے 4- جون کو پرچے حل نہ ہو سکیں تو 11- جون کو حل کروائے جائیں- اور اگر کسی قائد ضلع کو پرچے نہ ملے ہوں تو وہ مرکز سے حاصل کرلیں-

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم مرزا منیر احمد صاحب بابت ترکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب حال مقیم جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے والد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب .قضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں- ان کے ترکہ قطعہ 1/3 دارالصدر ربوہ کل رقبہ 16- کنال میں سے 1 1/3 کنال رقبہ اب تک ان کے نام الاٹ شدہ ہے- یہ رقبہ میرے نام منتقل کردیا جائے- کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (پسر)
2- مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (پسر)- وفات یافتہ-
ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
الف- محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ (بیوہ)
ب- محترمہ امۃ المجیب بیگم صاحبہ (دختر)
ج- محترمہ امۃ الرقیب بیگم صاحبہ (دختر)
د- محترمہ کوثر حمید صاحبہ (دختر)
3- مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر (ر) مرزا مبشر احمد صاحب (پسر)
4- محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (پسر)
5- محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ (دختر)- وفات یافتہ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
(I) مکرم مرزا نسیم احمد صاحب (پسر) وفات یافتہ-
ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
I- محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
II- مکرم مرزا نعمان احمد صاحب (پسر)
III- مکرم مرزا محمود احمد صاحب (پسر)
IV- مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (پسر)
V- مکرم مرزا رضوان احمد صاحب (پسر)
(II) مرزا سلیم احمد صاحب (پسر)
(III) مرزا شمیم احمد صاحب (پسر) وفات یافتہ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
الف- محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
ب- محترمہ نجم السحر صاحبہ (دختر)
ج- محترمہ سمیرا احمد صاحبہ (دختر)
IV- محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا انور احمد صاحب-
(V) محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ (دختر) وفات یافتہ اہلیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
الف- محترمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ (دختر)
ب- محترمہ فائزہ صاحبہ (دختر)
ج- محترمہ یاسمین رحمٰن مونا صاحبہ (دختر)
د- محترمہ عطیۃ المجیب طوبیٰ صاحبہ (دختر)
(VI) محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ (دختر) اہلیہ مکرم ملک شیر احمد صاحب-
6- محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ (دختر) اہلیہ مکرم نواب محمد احمد خان صاحب-
ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
I- مکرم حامد احمد خان صاحب (پسر)
II- مکرم محمود احمد خان صاحب (پسر)
III- محترمہ راشدہ مبارکہ صاحبہ (دختر)
7- محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ (دختر) وفات یافتہ اہلیہ مکرم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان صاحب- وفات یافتہ
ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
I- مکرم ماجد احمد خان صاحب (پسر)
II- محترمہ لبنیٰ احمد صاحبہ (دختر)
III- محترمہ نصرت جہاں نبیلہ صاحبہ (دختر)
8- محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ (دختر) اہلیہ مکرم سید محمد احمد صاحب-
9- مکرم صاحبزاہ مرزا منیر احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں- (ناظم دارالقضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ محمودہ بیگم انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 عبدالحمید ایوب خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Kausar Latifah انڈونیشیا- Mrs.Andrisah Gani انڈونیشیا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنوبی لبنان سے واپسی شروع

اسرائیل کی نئی حکومت نے اپنے انتخابی وعدوں کا ایفاء شروع کردیا ہے- پہلے قدم کے طور پر جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج کی واپسی شروع ہو گئی- انخلاء کی کارروائی دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گی- اسرائیلی فوج نے بوریا بستر باندھ لیا- فوجی ٹھکانے بھی گرا دیئے گئے 36- دیہاتوں اور لبنانی رقبہ پر اسرائیل نے 17- سال سے قبضہ جما رکھا ہے- اسرائیل کے کئی اہم افسر لبنان کی شیعہ ملیشیا کے ہاتھوں مارے جانے کے بعد دیگر فوجیوں کی ہمت جواب دے گئی-

جان بخش دیں

ترک باغی کرد رہنما عبداللہ اوکلان نے ترکی کی حکومت کو پیشکش کی ہے کہ ان کی جان بخش دی جائے تو وہ مسلح جدوجہد ختم کردیں گے- انہوں نے کہا کہ بغاوت کے خاتمہ کے لئے اپنی پارٹی پر زور دوں گا- مجھ پر تشدد کا سلسلہ ختم کیا جائے-

زمینی فوجیں بھیجنے سے انکار

صدر کلنٹن نے کسووو میں زمینی فوجیں بھیجنے سے انکار کردیا ہے- انہوں نے کہا ہے کہ ہم امریکیوں پر حملے برداشت نہیں کریں گے- مجھے معلوم ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ کسووو کی جنگ ہماری جنگ نہیں-

امریکی عوام کے غصے میں اضافہ کا اندیشہ

امریکہ کے ایٹمی رازوں کی چوری کی خبروں سے امریکی عوام کے غم و غصے میں اضافہ کا خدشہ ہے- یہ تفتیشی رپورٹ جس میں چین پر رازوں کی چوری کا الزام عائد کیا گیا ہے- ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب کوسووو کے بحران سے امریکی غیر مطمئن ہیں- صدر کلنٹن جن کی مقبولیت میں مونیکا سکینڈل کے دوران کمی نہیں آئی اب انکی مقبولیت میں کمی ہو رہی ہے-

سعودی عرب ایران کی حمایت میں

سعودی عرب کے شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے ایرانی فوج کو مضبوط بنانے کی حمایت کی ہے- انہوں نے کہا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے بغیر اپنی فوجی صلاحیت کو بڑھانا ہر ملک کا حق ہے-

نائیجیریا کے نئے صدر کے احکامات

نائیجیریا کے نئے صدر نے جو 15 سال کے بعد پہلے سویلین صدر ہیں گذشتہ فوجی حکومت کے کروڑوں ڈالر کے ٹھیکے منسوخ کردیئے ہیں- انہوں نے یہ کارروائی فضول خرچی کو ختم کرنے کے عذر کے تحت کی ہے-

انڈونیشیا کے عام انتخابات

انڈونیشیا کے سابق مرد آہن سوہارتو کے اقتدار سے علیحدہ ہونے کے بعد پہلے عام انتخابات میں ملک بھر میں خوب گہما گہمی ہو گئی ہے- سڑکیں جلوسوں سے بھر گئی ہیں-

بھارت میں قبائلی لڑائیاں

آسام میں بوڈو قبائل نے سنتھال قبیلے کے دیہات پر حملہ کرکے 14- افراد کو ہلاک کر دیا مانی پور میں کوکی قبیلے کے 9- افراد مارے گئے- سنتھال قبیلے کے سینکڑوں لوگ گھر چھوڑ گئے- بوڈوں کے 3 دیہات سنتھالیوں کے خوف سے خالی ہو گئے- گذشتہ 5 سال میں ناگا اور کوکی قبائل کے 500- افراد ہلاک کردیئے گئے-

60- چینی گرفتار

جاپان میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے 60- چینیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے- یہ لوگ مچھلیاں پکڑنے والی کشتی پر آئے تھے- ان میں 32 مرد اور 28 عورتیں شامل ہیں-

کمپیوٹر وائرس کا خوف

بین الاقوامی فضائی کمپنیاں 2000ء کی آمد پر کمپیوٹر وائرس KY2 کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے متحرک ہو گئیں- نئی صدی میں کمپیوٹر کے مسائل کے حل کے لئے مزید 70ء86 لاکھ ڈالر خرچ کرنے کا پروگرام بنالیا گیا-

امریکہ سے تعاون سے انکار

شمالی کوریا نے عالمی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے امریکہ سے تعاون کرنے سے انکار کردیا ہے- عالمی برادری نے شمالی کوریا پر زور دیا ہے کہ وہ اپنا ایٹمی اسلحہ ختم کرنے کے لئے امریکی ایلچی ولیم پیری سے تعاون کرے-

پاکستان کو روس کی دھمکی

روس نے کہا ہے کہ پاکستان باز رہے- بھارت کے پاس بھی ایٹمی اسلحہ ہے- ماسکو ریڈیو نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر کا یہ بیان باعث تشویش ہے کہ پاکستان کے پاس کافی ایٹمی اسلحہ ہے-

سربیا پر حملے اہم تنصیبات تباہ

نیٹو کے طیاروں نے سربیا پر حملے جاری رکھے اور اہم تنصیبات کو تباہ کر دیا- 10- شہری ہلاک ہو گئے- ٹی وی سٹیشن، پرنٹنگ پریس، ڈاک خانہ اور رہائشی فلیٹ تباہ ہو گئے-

سانحہ تن ان من سکوئر کے متاثرین

چین میں سانحہ تن ان من سکوئر کے 105- متاثرہ خاندانوں نے حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے- متاثرین نے واقعہ کی ازسرنو تحقیقات کرانے اور معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے-

امریکہ پر لالو پرشاد کا الزام

بھارتی سیاستدان لالو پرشاد یادیو نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ مجاہدین کی پشت پناہی کر رہا ہے- انہوں نے کہا کہ امریکی مدد کے بغیر پاکستان مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر میں نہیں بھیج سکتا-

ترکی میں جھڑپیں

ترکی میں کرد باغیوں اور فوج میں جھڑپوں کے نتیجہ میں 11- افراد ہلاک ہو گئے ہیں ہلاک ہونے والوں میں 10- کرد باغی اور ایک ترک فوجی شامل ہے-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 2- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
3-جون- غروب آفتاب- 7-13
4-جون- طلوع فجر- 3-21
4-جون- طلوع آفتاب 5-01

بھارتی فوج کی سکول پر فائرنگ

وادی نیلم میں بھارتی فوج کی اشتعال انگیز فائرنگ اور گولہ باری سے نگدرہائی سکول میں پڑھائی میں مصروف 10 بچے شہید ہوگئے جبکہ 12- زخمی ہوگئے جن میں سے بعض کی حالت تسویشناک ہے۔ شدید فائرنگ کے باعث اہل علاقہ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ بچوں کی شہادت غیر انسانی فعل ہے۔ اس واقعہ سے علاقہ میں کشیدگی میں اور اضافہ ہوگا۔

پاک فوج نے 4 حملے پسپا کردیئے

کنٹرول لائن پر جاری غیر اعلانیہ جنگ میں کارگل کے محاذ پر بھارتی فضائیہ نے شدید بمباری کی۔ پاکستان نے بھارت کے 4 حملے پسپا کردیئے۔ مجاہدین کے خوف سے بھارتی محاذ چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ پاک فوج کا ایک کیپٹن اور دو جوان شہید ہوگئے۔ پوری کنٹرول لائن پر گولہ باری میں شدت آگئی۔

بھارتی حملوں کا مقصد

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (فوج کا محکمہ تعلقات عامہ) نے بتایا ہے کہ بھارتی تعداد میں لڑاکا طیارے اور فوج لانے کا مقصد پاک فوج کو پیچھے دھکیل کر کارگل دراس روڈ پر قبضہ کرنا ہے تاکہ سیاچن کو بھارتی سپلائی بحال ہوسکے بھارتی ذرائع نے دعویٰ کیا کہ مجاہدین نے کارگل سیکٹر میں بھارتی صف بندی کو توڑنے کے لئے زبردست حملہ کیا جسے ناکام بنا دیا گیا پاکستانی ذرائع نے بھارتی دعووں کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ انکی فوجوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کارگل میں بھارتی فوجیوں کی نعشیں بکھری پڑی ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارتی فوجیوں نے 500 سے زائد "مداخلت کار" ہلاک کر دیئے انڈین ائروائس مارشل نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی فوج پوزیشنیں خالی نہیں کرا سکی۔

ہتھیاروں کے انبار

بھارت نے پوری کنٹرول لائن پر ہتھیاروں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ بھارت نے کہا ہے کہ ہم میدانوں' فضاؤں اور سمندروں میں موجودگی واضح کریں گے۔

پاک بھارت مذاکرات

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات کی تاریخ طے ہونے ہی والی ہے۔

ہاتھ میں تسبیح رکھنے والے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہاتھ میں تسبیح رکھنے والے ڈرامہ باز تھے۔ اپنی

جبیں بھرتے رہے سابق حکومت نے معیشت تباہ کردی ہم حالات ٹھیک کر رہے ہیں مجرموں کو برسوں میں نہیں دنوں میں سزا ملنے کا پیمانہ قائم کرکے رہیں گے۔ چترال میں برفباری کے دنوں میں ملک کے دوسرے حصوں سے رابطہ کے لئے افغان حکومت سے معاہدہ طے پانے کا انہوں نے اعلان کیا۔ چترال میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے چترال کے علاقے میں ترقیاتی منصوبے کے لئے ایک ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ 7- جون تک چترال میں پی ٹی وی کی نشریات شروع ہو جائیں گی۔

کراچی میں بجلی چوری

وفاقی وزیر مملکت حلیم صدیقی نے بتایا ہے کہ کراچی میں ہر مہینے 90 کروڑ روپے کی بجلی چوری ہوتی ہے۔ اس میں اوپر سے نیچے تک کا سارا عملہ ملوث ہوتا ہے۔ کے ای ایس سی میں فوج اعلیٰ اختیارات کے ساتھ آئی ہے۔

عنایت حسین بھٹی سپرد خاک

معروف لوک گلوکار اور صوفیاء کے کلام کے گلوکار عنایت حسین بھٹی کو گجرات میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ پنجابی میں اپنی طرز میں لیجنڈ کی حیثیت رکھتے تھے۔

قومی اسمبلی میں انوکھا واقعہ

قومی اسمبلی کی کارروائی اس وقت کسی کارروائی کے بغیر ملتوی کرنا پڑی جب اپوزیشن کے ارکان نے سرکاری بنچوں پر قبضہ کرلیا اور اس سلسلے میں سپیکر کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ سپیکر نے نشستیں خالی کرنے کو کہا تو نو نو اور شیم شیم کے نعرے لگے۔ وزراء اور حکومتی ارکان کو پچھلی صفوں پر بیٹھنا پڑا۔ وہ پچھلی صفوں میں بیٹھ کر "قبضہ" پر محظوظ ہوتے رہے۔

کرسی چھین لیں گے

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ انصاف سے غفلت برتنے والے افسروں سے کرسی چھین لیں گے۔ تھانے غنڈہ گردی اور دہشت کی علامت بن چکے ہیں۔ مدد کے حصول کے لئے آنے والے کو بھی بند کر دیا جاتا ہے۔ اب غریبوں کو تھانوں کے اندر کرسی پر بٹھا کر عزت و احترام دیا جائے گا۔ وہ سیالکوٹ میں جلسہ عام اور چیمبر آف کامرس سے خطاب کر رہے تھے۔

وزیر اعلیٰ پر قاتلانہ حملہ ناکام

وزیر اعلیٰ پنجاب پر قاتلانہ حملے کا ارادہ رکھنے والے مسلح شخص کو ہیلی پیڈ کے قریب گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم بنوں کا رہنے والا ہے۔ 3 پستول برآمد کر لئے گئے۔

لاہور دہلی بس سروس

لاہور دہلی بس سروس کامیابی سے جاری ہے۔ مسافروں کی تعداد بڑھ گئی۔ بھارت جانے والے مسافروں کی جون کے تیسرے ہفتے تک بکنگ ہو چکی ہے۔

کھیلوں کی خبریں

ورلڈ کپ جیت کر آنا ورنہ.......

سینیٹر اقبال حیدر نے پاکستان کرکٹ ٹیم کو تنبیہ کی ہے کہ ورلڈ کپ جیت کر آنا ورنہ مقدمہ چلے گا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے ہاتھوں شکست کو سینیئر کھلاڑیوں کی ملی بھگت قرار دیا۔ اور ان پر غیر ملکی کرنسی میں اربوں کمانے کا الزام لگایا۔

مانچسٹر میں گڑبڑ کا خطرہ

ورلڈ کپ کے سپر سکس میچوں میں آٹھ جون کو پاکستان اور بھارت کے میچ میں تماشائیوں کی گڑبڑ کا خطرہ ہے۔ دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے اپنے خدشات کا اظہار کر دیا ہے۔ پاک بھارت جھڑپوں سے میچ میں تناؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ تماشائیوں کو گراؤنڈ میں داخل ہونے سے روکنے کا کوئی انتظام نہیں۔

بنگلہ دیش نے ورلڈ کپ جیت لیا

بنگلہ دیش نے پاکستان کو جو شکست دی ہے ماہرین کے خیال میں یہ بنگلہ دیش کے ورلڈ کپ جیتنے کے مترادف ہے۔ واپسی پر کھلاڑیوں کا ہیروز کی طرح کا استقبال ہوگا۔ بنگلہ دیش میں فتح پر زبردست جشن منایا گیا گلیوں بازاروں میں بنگالی عوام نے رقص کیا۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے' ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ